بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلّی علیٰ رسولہ الکریم و علیٰ عبدہ المسیح الموعود

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ ہو الناصر

**حضرت غوث الاعظم شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃاللہ علیہ**

**کے مُرشدِ طریقت حضرت شیخ ابو سعید ابوا لخیر رحمۃاللہ علیہ**

# کی ایک خوبصورت رُباعی

نسیما جانبِ بُستاں گذر کُن بگُو آں نازنیں شمشاد مارا

بہ تشریفِ قَدومِ خود زمانے مشرّف کُن خراب آباد مارا

## ☆تشریح لفظی:☆

نسیم صبح کی فرحت افزا اور راحت زا ہوا کو کہتے ہیں۔اور یہاں پر اُس سے حسن وعشق کا پیامبر اور رُوحانیت کے صحیح جذبات مراد ہیں ۔جو ایک عارف باللہ اور اللہ کے درمیان واسطہ و وسیلہ بن جاتے ہیں۔اور نازنیں شمشاد سے اللہ تعالےٰ کی محبوب ومرغوب ذات مُراد ہے۔

تشریف،شرف بخشنا،عزّت بخشنا۔

## ☆ ترجمہ مع شرح:☆

اے نسیمِ صبح تو باغ کی طرف جا۔اور ہمارے شمشاد قد ناز وانداز رکھنے والے معشوق کو پیغام دے کہ کسی وقت اپنی تشریف آوری سے ہمارے ویران خانے کو بھی مشرّف اندوز کرے۔

## ☆توضیح : ☆

شیخ اگرچہ جادۂ ادب کو عالمِ بیخودی میں بھی نہیں چھوڑتے ۔مگر پھر بھی فارسی شاعری کی لے میں نسیمِ صبح یعنی عشقِ حقیقی کے روح پرور جذبات کو قاصد بناتے ہیں۔اور امکان کے خراب آباد اور ویرانے سے سدا بہار چمن وجوب میں خدا کی سراپا ناز ذات کو ایک مجسّمِ نیاز کا پیغام عشق التیام پہنچاتے ہیں۔کہ تھوڑی ہی دیر کے لئے سہی مگر بقول کسے

جھڑکی ہی سہی ادا ہی سہی چیں جبیں ہی سہی سب کچھ سہی پر ایک نہیں کی نہیں سہی

ناز کو چھوڑ دے۔اور نیاز مند کے ظلمت کدے میں آن کر اُسے منوّر کردے۔اور اس بے شرف کو شرف بخش جا۔☆

طالبِ دُعا : ملک محمّد صفی اللہ خان، ٹورنٹو، اونٹاریو، کینیڈا